مسلم خواتین اور عید گاہ

محمد رمضان یوسف سلفی

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کیلئے سال میں دو دن انتہائی خوشی اور مسرت کے مقرر کئے ہیں۔ ایک دن تو عید الفطر کا ہے جسے مسلمان اپنے رب کی رضا کے حصول کیلئے ماہ رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھ کر رمضان المبارک کی برکات اور رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر پورا مہینہ گزرنے کے بعد یکم شوال کو مناتے ہیں اور دوسرا خوشی کا دن دس ذی الحجہ' جسے مسلمان اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہو کر اپنے قربانی کے جانوروں کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہوئے مناتے ہیں۔ مسلمان اپنے ان دونوں خوشی کے دنوں یعنی عیدین کا آغاز طلوع آفتاب سے کچھ دیر بعد کھلے میدان میں حاضر ہو کر اللہ غفور و رحیم کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے کرتے ہیں۔

نماز عیدین میں سب مسلمانوں کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ حتی کہ عورتوں کیلئے بھی میدان عید میں حاضر ہونے کی نبی علیہ السلام نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ وہ بھی مسلمانوں کی خیرو برکات کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔

باعث صد افسوس امر یہ ہے کہ دور حاضر میں بعض لوگ مسلمان خواتین کے عید گاہ جانے پر نہ صرف معترض ہوتے بلکہ طرح طرح کے حیلے بہانے تراشتے ہیں اور اپنے گھر کی خواتین کو عید گاہ جانے پر بڑی سختی سے منع کرتے ہیں اور ہمارے دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ بعض عورتیں مالی فوائد کی خاطر گھر میں ہی نماز عیدین کا اہتمام کر کے محلے کی عورتوں کو نماز عید پڑھاتی ہیں۔ حالانکہ اب تو تقریبا ہر مکتب فکر کی مسجد کی انتظامیہ نماز عیدین کی لئے عید گاہ یا مسجد میں خواتین کے لئے پردہ کا اعلی اور اچھا انتظام کرتی ہیں۔ لہذا اس کے باوجود خواتین کے

خواتین کے عید گاہ میں جانے پر قدغن لگانا چہ معنی دارد ؟

ہم اس تحریر میں عورتوں کے عید گاہ جانے اور دعا میں شامل ہونے سے متعلق نبی علیہ السلام کے چند فرامین اختصار کے ساتھ پیش کریں گے اور ان دوستوں کی خدمت میں اتنا ضرور عرض کریں گے کہ خدارا .... تقلید کے نشہ میں فرمان مصطفےٰ ﷺ کی مخالفت نہ کریں کیونکہ آپ کا ایسا کرنا ایک مسلمان ہونے کے ناطے بہت ہی برا فعل ہے۔ بقول شخصے ۔

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

نیز :۔

دعوا کل قول عند قول محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حکم نبوی ﷺ کہ خواتین عید گاہ ضرور جائیں

ام عطیہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ لیکر جائیں ہم عید الفطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والی اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والی علیحدہ رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار خیر میں اور مسلمانوں کی دعا میں (ام عطیہ ؓ بیان کرتی ہیں) میں عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اڑھا دے اسے بہن اس کی اپنی چادر۔

(صحیح مسلم جلد دوم ص ۳۳۷)

اور امام بخاریؒ اپنی صحیح میں باقاعدہ باب باندھتے ہیں کہ "اذا لم یکن لها جلباب فی العید" اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو عید میں جانے کیلئے۔ پھر آگے امام صاحب روایت نقل کرتے ہیں جس میں عورتوں کی طرف سے چادر نہ ہونے کا عذر پیش کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: لتلبسها صاحبتها من جلبابها فلیشهدن الخیر و دعوة المؤمنین۔ اس کی سہیلی اپنی چادر اس کو

پہنا دے پس چاہیے کہ عورتیں بھلائی کے کاموں اور ایمان والوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ (نصرۃ الباری شرح بخاری جلد ۴ ص ۱۰۴-۱۰۵)

آگے لکھا ہے:

قال لتخرج العواتق ذوات الخدور۔

ترجمہ: جوان پردے والیاں بھی ضرور عید میں جائیں۔

امام عبد الستار محدث دہلوی مذکورہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ ..... اس حدیث شریف سے بھی عورتوں کے عیدین میں جانے کی بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے چادر نہ ہونے کا عذر نہیں سنا۔ کوئی عورت عید گاہ میں جانے سے پہلو تہی نہ کرے۔ اگر غریب ہے اس کے پاس چادر یا برقعہ نہیں ہے تو اس کی سہیلی یا پڑوسن وغیرہ اس کو عاریتاً دے دے جیسا کہ ترمذی و ابن خزیمہ کی روایت میں ہے یا اس کی سہیلی وغیرہ اپنی چادر و برقعہ میں لپیٹ کر لے جائے جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔ مجمع البحار میں ہے۔ یخرجن ولو ثنتان فی ثوب واحد۔ اس روایت میں رد ہے امام ابو حنیفہ کے قول کا کہ پردہ والی عورتیں عید گاہ میں نہ جائیں اور رد ہے ثعالبی کا کہ جوان اور خوبصورت نہ جائے۔ محمد [redacted] کا فرمان واجب الاذعان ہے کہ جوان اور پردہ نشین سب جائیں۔

(حاشیہ نصرۃ الباری شرح بخاری جلد ۴ ص ۱۰۶)

حضرت عبد اللہ بن عباس [redacted] سے روایت ہے کہ:

ان النبی [redacted] کان یخرج بناتہ ونساءہ فی العیدین۔

ترجمہ: بے شک نبی [redacted] اپنی صاحبزادیوں اور بیویوں کو عیدین میں ساتھ لے کر جاتے۔ (ابن ماجہ جلد اول ص۹۳۵)

افسوس صد افسوس .... ان مسلمانوں پر جو اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو احادیث مصطفےٰ [redacted] پر عمل نہیں کرنے دیتے۔ کیا ان کی عورتیں اور لڑکیاں نبی اکرم [redacted] کی ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں سے بہتر اور زیادہ

پردہ نشین ہیں ؟ ہرگز ہرگز نہیں' کاش ... ہمارے دل نور ایمانی سے منور ہوتے اور ہم سنت نبوی پر عمل کرنے کو ہی ضرور اپنا اخروی فائدہ اور باعث نجات سمجھتے۔

ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپؐ انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا۔ وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتوں کو سلام کیا' انہوں نے جواب دیا۔ بعد اس کے کہا کہ میں رسول ﷺ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں اور حکم کیا ہم کو عیدین میں حائضہ عورتوں اور کنواری عورتوں کے لیجانے کا اور جمعہ ہم پر نہیں ہے اور منع کیا ہم کو جنازے کے ساتھ جانے سے۔ (ابو داؤد جلد اول ص ۴۲۸)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپؐ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلالؓ کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی تھی اور کوئی چھلا اور کوئی کچھ۔ (مسلم جلد ۲ ص ۳۳۳)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں عیدگاہ میں حاضر تھیں۔ تب ہی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو وعظ کیا اور انہیں صدقہ کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ عورتوں کا عیدگاہ جانا مسنون ہے کیونکہ یہ فرمان مصطفےٰ ﷺ کے عین مطابق ہے۔

حضرت ابوبکر و حضرت علی کا فرمان

خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

حق علی کل ذات نطاق الخروج الی العیدین۔

ترجمہ :۔ ہر عورت پر عید گاہ جانالازم ہے۔

(حاشیہ شرح عمدۃ الاحکام جلد ۲ ص ۱۳۴)

شاہ ولی اللہؒ کا فرمان

شعائر اللہ کا اظہار کرنا چونکہ عیدین کی غرض ہے اس لئے استحب خروج الجمیع حتی الصبیان و النساء۔ سب بچوں اور عورتوں کا جانا میں مستحب سمجھتا ہوں۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

حنفی مسلک

اگرچہ عام فقہاء حنفیہ وغیرہ نے عورتوں کو عید گاہ جانے سے روکا ہے لیکن محققین علماء اس کے قائل ہیں۔ چنانچہ مولانا انور شاہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں کہ .... اصل مذھبنا جواز خروج النسوان الی العیدین۔ ہمارا اصل مذہب تو یہی ہے کہ عورتیں عید گاہ جا سکتی ہیں۔ (عرف الشذی ص ۲۴۴)

نیکی برباد

ان قرائن و دلائل کے مد نظر عورتوں کو عید گاہ جانا لازم تو ہے لیکن یہ بھی پیش نظر رہے کہ عورتوں کو بن سنور کر' بھڑکیلا لباس زیب تن کرکے نمود و نمائش کیلئے' بے پردہ ہو کر اور تیز خوشبو استعمال کرکے' اس طرح مزین ہو کر عید گاہ جانا جس سے لوگوں کی توجہ ان کی طرف مبذول ہو اور وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہوں تو اس سے نیکی ضائع اور گناہ لازم ہونے کا مصداق ہو جائے گا۔ لہذا عورتوں کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کو اپنا آپ دکھانے سے گریز کریں۔ کیونکہ نیک اور صالح عورتوں کا اسوہ یہی ہے کہ وہ اپنے دل میں خوف خدا رکھتے ہوئے ظاہری سجاوٹ و زیبائش کی بجائے باپردہ ہو کر نظروں کو جھکا کر چلتی اور باہر نکلتی

ہیں تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو جائے اور وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائیں اور جو عورتیں بن ٹھن کر دوسروں کو اپنی طرف مبذول کرتی ہیں وہ صریحا غلطی پر ہیں۔ ابن کثیر نے ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اپنی زینت کو غیر جگہ ظاہر کرنے والی عورت کی مثال قیامت کے اس اندھیرے جیسی ہے جس میں نور (روشنی) نہ ہو۔

امید ہے کہ عورتیں اپنی زینت کو غیر جگہ ظاہر کرنے سے اجتناب کریں گی اور باپردہ رہنے کو ترجیح دیں گی۔ اسی میں ان کی بہتری ہے۔

آخر میں میں اپنے حنفی و بریلوی دوستوں سے مودبانہ التماس کروں گا کہ وہ تعصب سے بالا تر ہو کر اسلامی احکامات کو سمجھیں اور اپنی انا کی خاطر سنت رسول ﷺ کی مخالفت نہ کریں کیونکہ یہ چیز گمراہی کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا عورتوں کے عیدگاہ جانے کا جو فیصلہ زبان رسالت سے ہو چکا ہے وہی کافی ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

کلام اقبال

دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
افق سے آفتاب ابھرا' گیا دور گراں خوابی
عروق مردہ مشرق میں خون زندگی دوڑا
سمجھ سکتے نہیں اس راز کو سینا و فارابی
مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفان مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر سیرابی
عطا مومن کو پھر درگاہ حق سے ہونے والا ہے
شکوہ ترکمانی' ذہن ہندی' نطق اعرابی
اثر کچھ خواب کا غنچوں میں باقی ہے تو اے بلبل!
نوارا تلخ ترمی زن چو ذوق نغمہ کم یابی

باقی ص ۳۳ پر